Al-Marjān Research Journal
Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Al-Qari Al-Muqri Muhammad Idrees Al-Asim: A Research Study on His Methodology, Style, and Specialized Contributions in the Sciences of Tajweed and Qira'at

القاری المقری محمد ادریس العاصمؒ: فنونِ تجوید و قراءات میں تصنیفی منہج، اسلوب اور اختصاصی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. **Dr. Hafiz Zahid Latif**
   Associate Professor, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.
2. **Awais Idrees** (Corresponding Author)
   M. Phil, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.
   Email: **Avish766@gmail.com**
3. **Hafiz Muhammad Dawood Almanshavi**
   PhD, Department of Islamic Studies, University of Engineering and Technology (UET), Lahore, Pakistan.

Citation

Latif, Dr. Hafiz Zahid, Awais Idrees and Hafiz Muhammad Dawood Almanshavi." Al-Qari Al-Muqri Muhammad Idrees Al-Asim: A Research Study on His Methodology, Style, and Specialized Contributions in the Sciences of Tajweed and Qira'at."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 738−765.

Submission Timeline

Received: Jan 21, 2025
Revised: Feb 04, 2025
Accepted: Feb 20, 2025
Published Online: Mar 06, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
© 2023 Al-Marjān Research Center.
This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

Al-Qari Al-Muqri Muhammad Idrees Al-Asim: A Research Study on His Methodology, Style, and Specialized Contributions in the Sciences of Tajweed and Qira'at

القاری المقری محمد ادریس العاصمؒ: فنونِ تجوید و قراءات میں تصنیفی منہج، اسلوب اور اختصاصی خدمات کا تحقیقی جائزہ

☆ ڈاکٹر حافظ زاہد لطیف ☆ اویس ادریس ☆ حافظ محمد داوٗد المنشاوی

Abstract

This research paper presents a comprehensive study of the scholarly services of Al-Qari Al-Muqri Muhammad Idrees Al-Asim (RA) in the fields of Tajweed and Qira'at. Renowned as one of the distinguished scholars of the subcontinent, he devoted his entire life to the teaching, compilation, and dissemination of the Qur'anic sciences. His contributions span various branches including Tajweed, Qira'at, Rasm, Waqf, enumeration of verses, and Qur'anic similarities, reflecting his profound expertise and unique scholarly approach. The study highlights more than thirty of his works, which cover fundamental and advanced aspects of Tajweed and Qira'at. These works not only exhibit his mastery of traditional sources but also his pedagogical vision to simplify complex issues for students and teachers alike. His methodology combines classical principles with practical applications, making his writings significant for both academic and teaching purposes. Furthermore, this paper examines his distinctive style of writing, characterized by clarity, systematic arrangement, and a balance between brevity and comprehensiveness. It also explores his specialized contributions that enriched the heritage of Qur'anic sciences in the subcontinent and beyond. The research concludes that Al-Asim's works remain a valuable resource for contemporary scholars, researchers, and teachers, offering guidance in preserving the authentic recitation traditions of the Holy Qur'an.

Keywords: Tajweed, Qira'at, Al-Asim, Qur'anic Sciences, Methodology, Pedagogy

تعارف موضوع

برصغیر کی علمی تاریخ میں تجوید و قراءات ایک ایسا عظیم باب ہے جس نے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی اصل ادائیگی کو یقینی بنایا۔ ان علوم کی بقا اور ترویج میں متعدد جلیل القدر علماء نے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ انہی نامور شخصیات میں القاری المقری محمد ادریس العاصمؒ ایک درخشندہ ستارہ ہیں جنہوں نے نہ صرف تدریسی میدان میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں بلکہ تصنیف و تالیف کے ذریعے بھی ایک علمی ورثہ چھوڑا۔ آپ کی تصانیف کا دائرہ علم التجوید، علم القراءات، علم الرسم، علم الوقف، علم عدد الآیات اور تشابہات القرآن تک پھیلا ہوا ہے۔ ان میں بعض کتابیں مبتدی طلباء کے لیے آسان رہنمائی فراہم کرتی ہیں، جبکہ بعض اعلیٰ سطح کے محققین کے لیے علمی سرمایہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کے منہج تصنیف کی نمایاں خصوصیت سلاست، وضاحت، اور اختصار کے ساتھ جامعیت ہے، جو آپ کو اپنے معاصرین سے ممتاز بناتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ آپ نے تدریس کے میدان میں بھی کئی نسلوں کی تربیت کی اور اپنی تحریروں کے ذریعے قراء و حفاظ کے لیے ایک مستقل نصابی بنیاد فراہم کی۔ اس مقالے میں آپ کی علمی کاوشوں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ آپ کی خدمات کو عصری علمی تناظر میں مزید اجاگر کیا جا سکے۔

☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ای ٹی)، لاہور، پاکستان۔
☆ ایم فل، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد، پاکستان۔
☆ پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ای ٹی)، لاہور، پاکستان۔

القاری المقری محمد ادریس العاصمؒ: فنونِ تجوید و قراءات میں تصنیفات

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے علم تجوید و قراءات کے ہر شعبے پر کتاب تصنیف کی ہے، ان شعبہ جات کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ علم التجوید

آپ نے علم التجوید پر ۱۱ کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ تحبیر التجوید

2۔ تحفۃ الاخوان فی تجوید القرآن

3۔ التلاوۃ

4۔ زینۃ المصحف

5۔ شرح فوائد مکیہ

6- شرح المقدمہ الجزریہ (مفصل) غیر مطبوع

7۔ الفوائد السلفیہ

8۔ قرآنی قاعدہ

9۔ القاعدۃ القرآنیۃ

10۔ قواعد التجوید

11۔ المقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال

2۔ علم الرسم

آپ نے علم الرسم پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

21۔ نفائس البیان

22۔ تکمیل ایضاح المقاصد

3۔ علم عدد الآیات

آپ نے علم عدد الآیات پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

19۔ التفہیم فی عدد آیات القرآن الکریم

20۔ نجوم الفرقان

4۔ علم الوقف

آپ نے علم الوقف پر ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام درج ذیل ہے:

23۔ الاھتداء فی الوقف والابتداء

5۔ القراءات الثلاث

آپ نے القراءات الثلاث پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

15- احسن المقال فی القراءات الثلاث

16- الفوائد المرصفیہ

6۔ القراءات السبع

آپ نے القراءات السبع پر تین کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

12- ابلاغ النفع فی القراءات السبع

13- شرح الشاطبیہ (غیر مطبوع)

14- قراءۃ ابن کثیر من طریق الشاطبیۃ (مقالہ الشھادۃ العالمیۃ)

7۔ القراءات العشر الکبری

آپ نے القراءات العشر الکبری پر دو کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

17۔ شرح طیبۃ النشر

18۔ الکواکب النیرۃ فی وجوہ الطیبۃ

8- متفرقات

آپ نے مختلف فنون پر آٹھ کتابیں لکھی ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں:

24 ۔ محاسن قرآن

25 ۔ معین الحفاظ (متشابہات القرآن مختصر

26 ۔ متشابہات القرآن (مطول)

27 ۔ تدریب المعلمین

28 ۔ اللّهمّ

29- حجّیت قراءت

30 ۔ اہم مسائل قربانی

31 ۔ تکمیل شجرۃ الاساتذہ

ان تمام کتب کا منہج و اسلوب و اختصاصی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کتب کا منہج و اسلوب و اختصاصی جائزہ

1۔ علم التجوید

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:

1۔ تحبیر التجوید	2۔ تحفۃ الاخوان فی تجوید القرآن	3۔ حق التلاوۃ
4۔ زینۃ المصحف	5۔ شرح فوائد مکیہ	6۔ الفوائد السلفیہ
7۔ القاعدۃ القرآنیۃ	8۔ قرآنی قاعدہ	
9۔ قواعد التجوید	10۔ المقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال	

1۔ تحبیر التجوید :

علمِ تجوید کی اکثر مدارس میں داخلِ نصاب اور قدرے مفصل کتاب۔"حق التلاوۃ" کے بعد اسی کو پڑھایا جاتا ہے یہ کتاب ۹۶ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف نے اس میں ہر طرح کی نصابی اور طالب علم کی استعداد کے مطابق تجوید کی تمام باتیں درج کی ہیں مثلا:

ابتداء کتاب سے دس بارہ صفحات تک علم تجوید سے متعلق ضروری اشیاء کا ذکر ہے، نیز یہ کتاب وفاق المدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے:

1۔ تجوید کی ضروری اصطلاحات: 2۔ تجوید کی تعریف:
3۔ واضعین فن، 4۔ مراتب تلاوت،
5۔ لحن کی اقسام جلی و خفی، 6۔ استعاذہ اور بسم اللہ کا بیان،
7۔ دانتوں کا بیان۔

اس کے بعد مقصد اصلی کو بیان کرتے ہیں، ذیل میں ہم نمایاں سرخیاں ذکر کرتے ہیں:

1۔ حروف کے مخارج کا بیان،

2۔ حروف کی صفات،

پھر صفات کے ضمن میں

1۔ تفخیم و ترقیق، 2۔ نون ساکن و تنوین اور میم ساکن کے قواعد،
3۔ ادغام کی تفاصیل، 4۔ ہمزہ کے قواعد،

5۔ مد کے قواعد، اجتماع ساکنین، 6۔ ہائے ضمیر

وغیرہ کا بیان ہے۔

3۔ وقف کا بیان۔

آخر میں مصنف نے اپنی سند بھی درج کی ہے۔

کتاب ھذا کے ساتھ "معلوماتِ قرآنیہ" کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ ملحق ہے جس میں درج ذیل عنوانات کے تحت کلام ہے:

1۔ قرآنِ مجید کی تعریف،

2۔ مختلف اعتبارات سے قرآنِ مجید کے نصف،

3۔ عیوبِ تلاوت،

4۔ علاماتِ وقوف۔

2۔ تحفۃ الاخوان فی تجوید القرآن:

"المقدمۃ الجزریۃ" کو سمجھنے کے لیے معاون کتاب۔

اکثر اوقات طالب علم کو مسئلہ تو معلوم ہوتا ہے لیکن وہ متن سے اخذ نہیں کر پاتا اسی مشکل کو حل کرنے کے لیے مصنف علام نے اس کتاب کو تصنیف کیا۔ یہ کتاب ۸۰ صفحات پر مستمل ہے۔

کوئی مسئلہ کس شعر میں شعر کے کتنے حصہ میں درج ہے وہی متعین کیا گیا ہے مثلا:

ایک جگہ فرماتے ہیں:

(17) صفتِ غنہ:

غنہ خیشومی آواز کا نام ہے یہ صفت نون اور میم میں پائی جاتی ہے اس وقت ان دونوں حروف کو مخرج سے ادا کیا جاتا ہے تو آواز بغیر پست کیے ناک میں چلی جاتی ہے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ تعالی نے اس کو اس طرح بیان کیا ہے: وَغُنَّةٌ مَّخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ اور غنہ مخرج اس (غنہ) کا خیشوم ہے۔

3۔ حق التلاوۃ:

* یہ کتاب ۴۰ صفحات پر مستمل ہے تجوید کی پہلی کلاس کے لیے ایک انتہائی مختصر اور آسان الفاظ میں لکھی گئی ایک منفرد کتاب۔
* ایسی تمام باتوں کا ذکر کہ جس کی بنیاد پر طالب علمِ تجوید کی نصابی کتاب کو آسانی سے سمجھ سکے۔
* مصنف نے اس میں تعریف وغیرہ کے بعد لحن اور ابتدا کی اقسام اور دانتوں کا ذکر فرمایا ہے۔
* اس کے بعد مختصر اور سہل انداز میں مخارج بیان کیے ہیں اور اس سے ماقبل متصل ہی ایک نقشہ میں تمام مخارج بیان کیے ہیں جس سے معلوم ہو سکے گا کہ منہ کے کس حصہ سے کون سا مخرج نکلتا ہے۔
* مخارج کے بعد حسبِ ترتیب صفات کو بیان کیا ہے، پہلے صفات لازمہ بیان کی ہیں پھر صفات عارضہ کو بیان کیا ہے۔ جیسا کہ عام کتب تجوید میں ہوتا ہے۔ اور صفاتِ عارضہ میں سے تفخیم و ترقیق، نون و میم کے قواعد اور مد کو بیان کیا ہے۔
* اس کے بعد مختصراً وقف کا بیان ہے۔
* اس کے بعد حفص کے امتیازی مسائل کا ذکر ہے۔
* آخر میں علامات وقف اور عیوبِ تلاوت ذکر کیے گئے ہیں۔

4۔ زینۃ المصحف:

یہ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مستمل ہے۔ تجوید کی ابحاث کا تفصیلی تذکرہ۔

مبادیات، مخارج، صفات، رسم اور وقف کا تفصیلی بیان ہے۔

شروع میں بطور مقدمہ بہت سی مباحث ذکر کی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ قرآن کی تعریف 2۔ قرآن کے بعض دوسرے نام

3۔ جمع و تدوینِ قرآن 4۔ پہلا دور: دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

5۔ دوسرا دور: دور صدیقی رضی اللہ عنہ 6۔ تیسرا دور: دور عثمانی رضی اللہ عنہ

7۔ چوتھا دور: دور مابعد
8۔ قرآن کریم کی سات منزلیں
9۔ مکی و مدنی اصطلاحات
10۔ اہمیت تجوید
11۔ لفظ ترتیل کی لغوی تحقیق
12۔ لفظ ترتیل کی اصطلاحی تحقیق
13۔ حدیث شریف سے علم تجوید کا ثبوت
14۔ آئمہ فن سے علم تجوید کا ثبوت
15۔ قیاس سے علم تجوید کا ثبوت
16۔ علم تجوید کا اجماع امت سے ثبوت
17۔ سلف میں علم تجوید پڑھانے کا اہتمام
18۔ احادیث نبویہ میں فضائل قرآن

اس کے بعد تجوید کی ابتدائی مباحث بیان کرتے ہیں:

1۔ تجوید اور تجوید کی تعریف
2۔ تجوید کی غرض وغایت
3۔ تجوید کا فائدہ
4۔ مراتب تلاوت
5۔ لحن کا بیان

اس کے بعد اصل مقصد شروع کرتے ہیں اور وہ تمام ابحاث بیان کرتے ہیں جو کتب تجوید میں ہوتی ہیں لیکن مصنف ساتھ ساتھ ہر جگہ اضافہ کرتے ہوئے بہت سے فوائد ذکر کرتے ہیں جو کہ نصابی کتب میں مفقود ہوتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دانتوں کے ناموں کی توجیہات،
2۔ ہمزہ اور الف میں فرق،
3۔ حروف کے مخارج معلوم کرنے کا طریقہ،
4۔ نفس، صوت، حرف اور صفت کے درمیان فرق،
5۔ صفات کا مقام،
6۔ صفات کے فوائد،
7۔ حرف مستطیل اور حرف مدہ میں فرق،
8۔ توجیہاتِ تفخیم و ترقیق،
9۔ نون کے احکامات کی توجیہات،
10۔ ادغام کے متعلق ضروری فوائد،
11۔ مقدار مد کے بارے میں قراء کے اقوال،
12۔ توجیہات مد،
13۔ وقف کی مختلف لحاظات سے اقسام،

اس کے بعد بطورِ خاتمہ چند چیزیں بیان کرتے ہیں:

1۔ محاسن تلاوت،
2۔ عیوب تلاوت،
3۔ آداب معلم و متعلم،
4۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات،
5۔ تعارف ابو بکر شعبہ بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ،
6۔ تعارف حضرت حفص الکوفی رحمۃ اللہ علیہ،
7۔ تعارف علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ،
8۔ تعارف علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ،
9۔ سند روایت حفص رحمۃ اللہ علیہ۔

کتاب کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ ہر ہر مسئلے کو خوب کھل کر بیان کیا ہے اور ہر ایک سبق کے آخر میں سوالات دیے ہیں۔

5۔ شرح فوائد مکیہ:

یہ کتاب ۴۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ تجوید کی کلاس کے دوسرے سال میں پڑھائی جانے والی قدیمی اردو سے مزین، ادق ترین اور مشکل ترین متن کی حامل کتاب "فوائد مکیہ" الشیخ القاری عبد الرحمن المکی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کی انتہائی مفصل اور کامل ترین شرح۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اس کی تیاری میں بہت سی راتیں قربان کی ہیں۔ اس کے لکھنے کی وجہ خود مصنف نے "عرضِ شارح" کے تحت بیان فرمائی ہے، فرماتے ہیں:

> کتاب کے دقائق اور مشکلات کو پیشِ نظر رکھ کر طلبہ اور اساتذہ اس کے حواشی کی جانب رجوع کرتے ہیں یہ حقیقت ہے کہ نامور اساتذہ عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حواشی اس کتاب کے حل میں معاون ثابت ہوئے ہیں مگر تسہیل و توضیح کی ضرورت ہر شعبہ علم میں بڑھتی جارہی ہے راقم نے اپنے تدریسی دور میں یہ عام مشاہدہ کیا کہ طلبہ کے لیے فوائد مکیہ کی ایسی مفصل شرح کا ہونا بہت ضروری ہو گیا ہے جو کہ کتاب کے حل میں بہترین راہنما ہو۔ تدریسی مشغولیت فوائد مکیہ

کی ایک مفصل اور جامع شرح کے لکھنے میں بہت زیادہ حائل تھی، ادھر احباب کا اصرار بڑھ رہا تھا کہ فوائد مکیہ کے اوپر ایک مفصل اور جامع شرح کا ہونا وقت کی اہم ضرورت بن گئی ہے۔"[1]

شارح علام نے شروع میں مقدمہ کے طور پر پہلے مکہ مکرمہ کے ایک "مدرسہ صولتیہ" کا ذکر فرمایا ہے کیونکہ "فوائدِ مکیہ" کے مصنف اسی مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے ہندوستان تشریف لائے تھے۔ اس کے بعد تفصیل سے مصنف کے حالاتِ زندگی بیان فرمائے ہیں، ساتھ ساتھ مصنف کے اساتذہ و تلامذہ و تصانیف کا ذکر فرمایا ہے۔

فوائدِ مکیہ مقدمہ، تین ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں پانچ فصلیں، دوسرے باب میں آٹھ فصلیں اور تیسرے باب میں چار فصلیں اور خاتمہ میں دو فصلیں ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ مقدمۃ الکتاب،

2۔ باب اول:

1۔ فصل اول استعاذہ اور بسملہ کا بیان
2۔ دوسری فصل مخارج کا بیان
3۔ تیسری فصل صفات کا بیان
4۔ چوتھی فصل صفات لازمہ کا نقشہ
5۔ پانچویں فصل صفاتِ ممیزہ کا بیان

3۔ دوسرا باب:

1۔ پہلی فصل: تفخیم و ترقیق کا بیان
2۔ دوسری فصل: نون ساکن اور تنوین
3۔ تیسری فصل: میم ساکن کا بیان
4۔ چوتھی فصل: حروف غنہ کا بیان
5۔ پانچویں فصل: ہائے ضمیر کا بیان
6۔ چھٹی فصل: ادغام کا بیان
7۔ ساتویں فصل: ہمزہ کا بیان
8۔ آٹھویں فصل: حرکات کی ادا کا بیان

4۔ تیسرا باب:

1۔ پہلی فصل: اجتماع ساکنین کا بیان
2۔ دوسری فصل: مد کا بیان
3۔ تیسری فصل: مقدار اور اوجہ مد کا بیان
4۔ چوتھی فصل: وقف کے احکام

5۔ خاتمہ:

1۔ پہلی فصل قاری مقری کے لیے چار علموں کے جاننے کا بیان
2۔ الحان اور انغام کا بیان

ہر ہر فصل کو پوری تفصیل اور تشریح سے بیان کیا گیا ہے، ہر ہر پہلو پر مکمل روشنی ڈالی گئی ہے، مختلف الفاظ کے معانی بھی دیے گئے ہیں۔

شارح نے متن کی شرح میں موقع محل کی مناسبت سے چند رسائل اور نظموں کا اور بعض جگہ ابیات کا اضافہ فرمایا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ حرف ضاد کے مخرج کے ذیل میں مولانا قاری حفظ الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی مضمون درج کیا ہے۔

2۔ صفت ہمس کے ذیل میں قاری محمد یامین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "ضیاء الشمس فی اداء الھمس" درج کیا ہے۔

3۔ حرفِ ضاد کی صفت کے بیان کے ضمن میں قاری عبد المالک رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "هداية العباد الى حقيقة النطق بالضاد" اسی طرح مولانا سید نذیر حسین دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مفصل و مکمل فتوی درج کیا ہے۔

4۔ نون مخفی کی بحث کے دوران حضرت مولانا عبد الرحمن مکی صاحب کا اپنا رسالہ "التدقيق الجلى فى تحقيق الخفى" من و عن درج کیا ہے۔

اسی طرح بعض جگہ پوری پوری نظم درج کی ہے مثلاً حضرت قاری ضیاء الدین احمد الہ آبادی کی حروف کی قوت وضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام پر لکھی ہوئی نظم، اسی طرح ہر حرف کی صفات کے متعلق لکھی گئی حضرت قاری ابراہیم سعد المصری کی مکمل نظم۔ بعض جگہ حسبِ ضرورت شاطبیہ، طیبہ اور المقدمۃ الجزریۃ کے اشعار بھی اپنے یا مصنف علام کے موقف کی تائید میں درج کر دیتے ہیں۔ مثلاً: نون ساکن اور تنوین کے بعد با آجائے تو ان دونوں کو میم

[1] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Sharḥ Fawā'id Makkīya* (Lahore: Qur'āt Academy, n.d.), 4, 65.

ساکن سے بدل دیا جاتا ہے۔ اس کے ثبوت میں پہلے علامہ شاطبی کا پھر علامہ جزری کے المقدمۃ الجزریۃ کا پھر ان کے طیبۃ النشر کا اور پھر علامہ جمزوری کے تحفۃ الاطفال کا شعر دیا ہے۔

شرح کے آخری صفحات ماخذ و مراجع سے بھی مزین ہیں۔

6۔ الفوائد السلفیۃ:

* یہ کتاب ۹۱ صفحات پر مستمل ہے۔ علامہ جزری علیہ الرحمہ کے مشہور زمانہ منظومہ "المقدمۃ الجزریۃ" کی مختصر اور آسان شرح۔
* شارح نے اس میں تفصیلی ابحاث کو بیان نہیں کیا بلکہ سیدھا سیدھا جو متن سے مفہوم نکل رہا ہوتا ہے وہ بیان کیا ہے، اور ایسی شروح ابتدائی طلباء کے لیے آسان اور مفید عام ہوتی ہیں۔
* شروع میں دونوں متون کے ناظموں کے مختصر حالات بھی درج ہیں۔
* اندازِ طباعت کچھ اس طرح ہے:
* پہلے دونوں متون عربی میں بغیر ترجمے کے ہیں پہلے المقدمۃ الجزریۃ پھر تحفۃ الاطفال، پھر اسی ترتیب سے دونوں کا عربی متن کے بغیر ترجمہ درج ہے لیکن فرق یہ ہے کہ المقدمۃ کا ترجمہ حامل الشرح ہے اور تحفۃ الاطفال کا فقط ترجمہ ہے۔ مترجم نے المقدمۃ کا وہ نسخہ لیا ہے جو 109 اشعار پر مشتمل ہے۔

7۔ القاعدۃ القرآنیۃ:

* یہ کتاب ۶۰ صفحات پر مستمل ہے۔ اپنے مدرسہ میں "سبحانی قاعدہ" کے نام سے طلباء کے لیے ایک قاعدہ لکھا جسے اپنے طلباء کو پڑھایا کرتے تھے بعد میں اپنی آخری عمر میں اس کو اسم ھذا کے ساتھ شائع کروایا۔
* اسے ما قبل قاعدے کا اختصار کہا جا سکتا ہے، یہ پہلے چھپ گیا تھا تو اس لحاظ سے اسے ما قبل قاعدے کی بنیاد اور پہلے قاعدے کو اس کا تفصیلی ایڈیشن کہہ سکتے ہیں۔
* اس میں اسباق کے ساتھ مختصر ہدایات تھیں، اور قواعد تجوید کو بیان نہیں کیا گیا تھا۔
* اس کی پہلی طباعت باسم "سبحانی قاعدہ" میں پڑھانے والے کے لیے کوئی ہدایات درج نہیں تھی لیکن دوسری طباعت باسم "القاعدۃ القرآنیۃ" کے شروع میں پڑھانے والے کے لیے بھی ہدایات درج کی گئیں جو کہ ایک عمدہ کاوش اور حسب ضرورت تھی۔

8۔ قرآنی قاعدہ:

یہ کتاب ۶۴ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف علام نے سب سے پہلے چھوٹے بچوں کے لیے ابتدائی قاعدہ لکھا جو کہ عرصہ دراز سے دار السلام سے چھپ رہا ہے۔ اس قاعدے کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:

1۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا اور منفرد قاعدہ ہیں۔

2۔ ابتدائی قواعد کی تمام تختیاں اور ہدایات کے ساتھ ساتھ مختصر انداز میں تجوید کے قواعد بھی اس میں درج ہیں۔

3۔ روایت حفص کے امتیازی کلمات کو بھی درج کیا گیا ہے۔

4۔ تمام امثلہ قرآن مجید سے لی گئیں ہیں، کوئی بھی غیر قرآنی مثال موجود نہیں۔

5۔ قرآن مجید کے حواشی پر لکھے گئے رموز نیز رموزِ اوقاف کو بڑے سہل انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

6۔ آخر میں دعائیں بھی دی گئیں ہیں کہ طالب علم کو ابتدا ہی میں دعا ماثورہ کی عادت پڑے۔

7۔ مخارج کے ساتھ ساتھ نقشے بھی دیے گئے ہیں تا کہ طالب علم کو معلوم کرنے میں آسانی ہو کہ کون سا حرف کہاں سے ادا ہوتا ہے۔

8۔ کل 24 اسباق پر مشتمل ہے۔

9۔ ہر تختی کے ساتھ مشق بھی دی گئی ہے۔

10۔ کثیر مدارس میں داخل نصاب ہے۔

نیز رنگین طباعت ہے جو کہ بہت دلکش ہوتی ہے اور کتاب کے حسن کو مزید چار چاند لگا دیتی ہے۔

9۔ قواعد التجوید:

یہ کتاب ۸۰ صفحات پر مستمل ہے۔ تجوید کے ابتدائی طلباء کے لیے مکتبہ "دارالسلام" کے لیے ایک رسالہ ترتیب دیا جو کہ عرصہ دراز سے چھپ رہا ہے اور

اکثر و بیشتر مدارس میں پڑھایا پڑھایا جارہا ہے۔

نمایاں سرخیاں درج ذیل ہیں:

1۔استعاذہ اور بسملہ کا بیان، 2۔حروف کے مخارج کا بیان،
3۔حروف کی صفات کا بیان، 4۔صفاتِ عارضہ کا بیان،
5۔میم ساکن اور مشدد کے قواعد، 6۔نون ساکن و مشدد اور تنوین کے قواعد،
7۔ادغام کا بیان، 8۔لام ساکن کے اظہار و ادغام کے قواعد،
9۔ہمزہ کے قواعد، 10۔اجتماع ساکنین کے قواعد،
11۔مد کے قواعد، 12۔ہائے ضمیر کے قواعد،
13۔وقف وابتدا کے قواعد، 14۔تجویدی قواعد کا اجراء اور عملی مشق،

پھر طلباء کی تفہیم کے لیے نقشے بھی دیے گئے ہیں، ان نقشہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔مراتبِ تلاوت، 2۔تجوید القرآن، 3۔دانت،
4۔مخارج، 5۔صفات، 6۔تفخیم وترقیق،
7۔میم ساکن، نون ساکن، غنہ کے مقامات، 8۔مد، 9۔وقف۔

اس قاعدے کی خصوصیات:

1۔قواعد کو عام فہم اور آسان اسلوب میں ذکر کیا گیا ہے،
2۔قواعد کی پختگی کے لیے سبق کے بعد تمرین کا اہتمام کیا گیا ہے،
3۔قواعد کی تعریفات کو قرآنی مثالوں سے واضح کیا گیا ہے،
4۔مشکل تجویدی اصطلاحات کو اعراب کے ساتھ لکھا گیا ہے،
5۔مخارج کو تصویروں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے،
6۔تمام حروف میں پائی جانے والی صفات کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے،
7۔مشکل کلمات کی ادائیگی کا طریقہ ایک مستقل سبق میں بیان کیا گیا ہے،
8۔اہم اسباق سے پہلے ان کے نقشے لگا دیے گئے ہیں،
9۔آخر میں تمام قواعد کا اجراء آسان پیرائے میں بیان کیا گیا ہے،
10۔کتاب میں صرف ضروری قواعد کو لکھا گیا ہے۔

10۔المقدمۃ الجزریہ مع تحفۃ الاطفال (اردو ترجمہ):

یہ کتاب ۷۹ صفحات پر مشتمل ہے۔علامہ جزری علیہ الرحمہ کی تجوید کے موضوع پر لکھی ہوئی زبردست نظم اور علامہ سلمان الجمزوری کی بعض مسائل تجویدیہ پر نظم کا اردو میں آسان اور سہل انداز میں ترجمہ۔

"المقدمۃ الجزریۃ" کے درج ذیل عنوانات ہیں:

1۔ابتدائیہ، 2۔باب مخارج الحروف،
3۔باب الصفات، 4۔باب معرفة التجويد،
5۔باب استعمال الحروف، 6۔باب الراءات،
7۔باب اللامات، 8۔باب الاستعلاء والاطباق،
9۔باب الادغام، 10۔باب فی الفرق بين الظاء والضاد،
11۔باب التحذيرات، 12۔باب فی احكام النون والميم المشددتين،
13۔باب فی احكام النون الساكنة والتنوين، 14۔باب المدات،
15۔باب معرفة الوقوف، 16۔باب معرفة المقطوع والموصول،

17۔باب ھاء التانیث التی رسمت تاء، 18۔باب الروم والاشمام،
19۔خاتمة الکتاب۔
اور "تحفة الاطفال" کے درج ذیل ابواب ہیں:
1۔ابتدائیه، 2۔احکام النون الساکنة والتنوین،
3۔حکم المیم والنون المشددتین، 4۔احکام المیم الساکنة،
5۔حکم لام ال ولام الفعل، 6۔باب فی ادغام المثلین والمتقاربین والمتجانسین،
7۔اقسام المد، 8۔احکام المد،
9۔اقسام المد اللازم، 10۔خاتمة الکتاب۔

2۔القراءات السبع:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:
11۔ابلاغ النفع
12۔مقالہ الشھادۃ العالمیۃ (قراءۃ ابن کثیر)

11۔ابلاغ النفع:

یہ کتاب ۴۲۶ صفحات پر مستمل ہے۔ دنیا بھر میں قراءاتِ سبعہ کے فروغ و تعلیم و تعلّم کے لیے نصابی اور عمدہ ترین کتاب متن "حرز الامانی ووجہ التھانی" المعروف بہ "الشاطبیۃ" ہے۔ طلباء اس کو سمجھنے میں مشکل سے گزرتے ہیں کیونکہ اس کی کوئی key book (کی۔بک) نہیں ہے۔ جیسا کہ "فوائد مکیہ" کتاب شروع کرنے سے پہلے اگر تجوید کی کوئی آسان سی کتاب پہلے پڑھی ہو تو اسے پڑھنا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر "الشاطبیۃ" شروع کرنے سے پہلے قراءاتِ سبع کی مختصر کتاب پہلے پڑھی ہو تو اسے سمجھنا آسان ہو جاتا ہے، اسی کے پیشِ نظر مصنف نے ایک کتاب ترتیب دی کہ جس کی ترتیب متن الشاطبیۃ کے مطابق ہی ہے۔ اگر طالب علم اسے اچھی طرح پڑھ لے تو متن کو حل کرنے میں معاون ہے۔
اس میں متن الشاطبیۃ کے تمام پہلو سبق بہ سبق درج ہیں۔ بعض جگہ پر کچھ اضافہ ہے جو کہ فائدے سے خالی نہیں۔ مصنف علّام نے اس کتاب میں جو جابجا اضافہ فرمایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔اختلاف قراءت کی حقیقت، 2۔آئمہ سبعہ کے حالات،
3۔مشہور قراءِ کرام 4۔مبادی علم قراءت
5۔استفہام مکرر کے مواقع کا نقشہ و تفصیل 6۔ہر سورت کے آخر میں یاءات اضافت وزائدہ کا بیان

الغرض ہر عنوان کے تحت اصولوں کو بیان کیا گیا ہے۔
الشاطبیۃ ہی کی ترتیب کے مطابق پہلے اصولِ قراءات درج کیے ہیں، بعد میں فروش بیان کیے گئے ہیں۔
الشاطبیۃ کے ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقدمة الکتاب

باب الاستعاذة	باب البسملة
سورة ام القرآن	باب الادغام الکبیر
باب ادغام الحرفین المتقاربین فی کلمة وفی کلمتین	باب ھاء الکنایة
باب المد و القصر	باب الھمزتین من کلمة
باب الھمزتین من کلمتین	باب الھمزة المفرد
باب نقل الحرکة الھمزة الی الساکن قبلھا	باب وقف حمزه وھشام علی الھمز
باب الاظھار والادغام	ذکر ذال اذ،
ذکر دال قد،	ذکر تاء تانیث،
ذکر لام ھل وبل	باب اتفاقھم فی ادغام اذ وقد تاء التانیث وھل وبل

باب حروف قربت مخارجها
باب احكام النون الساكنة والتنوين
باب الفتح والامالة وبين اللفظين
باب مذهب الكسائی فی امالة هاء التانيث فی الوقف
باب مذاهبهم فی الراءات
باب اللامات
باب الوقف علی اواخر الكلم
باب الوقف علی مرسوم الخط
باب مذاهبهم فی ياءات الاضافة
باب مذاهبهم فی ياءات الزوائد

اس کے بعد فروش کو قرآنی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور فروش کو بیان کرنے میں مصنف کا انداز یہ ہے کہ:

پہلے کلمہ قرآنی لکھتے ہیں پھر اس کا اعراب لکھتے ہیں پھر اس کو پڑھنے والوں کی تفصیل لکھتے ہیں مثلاً:

کلمہ قرآنی	اعراب	رجال
مُنَجُّوْكَ	نون مفتوحہ، جیم مشددہ	نافع، مکی، بصری، شامی، حفص[2]

آخر میں دو ابواب مزید ہیں:

باب التکبیر

باب مخارج الحروف وصفاتها التی يحتاج القاری اليها

پھر ایک خاتمہ ہے جو کہ آخری پندرہ اشعار پر مشتمل ہے۔

12۔ قراءة ابن كثير من طريق الشاطبية (مقالہ الشهادة العالمية)

یہ کتاب ۲۰۰ صفحات پر مستمل ہے۔امام ابن کثیر مکی کی قراءت پر عالیہ درجہ کے اختتام پر مقالہ لکھا، یہ مقالہ مصنف نے 1403،1402ھ/1982، 1983ء کو لکھا اور آپ کے مشرف فضیلۃ الشیخ عبد الرافع رضوان علی جو کے اس وقت مدینہ یونیورسٹی کے کلیۃ القرآن میں قراءات کے استاذ تھے۔

یہ مقالہ دو ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔باب اول:

فصل اول:

ا۔سوانح امام ابن کثیر

ب۔سوانح امام بزی

ج۔سوانح امام قنبل

فصل ثانی:

ا۔مبادی علم قراءت اور امام ابن کثیر کی قراءت کے متواتر ہونے کی بحث

ب۔استعاذہ

ج۔بسملہ

د۔میم جمع اور ھاء الکنایہ کے صلہ کی بحث

ھ۔مد و قصر

2۔باب دوم

فصل اول:

ا۔ھمزتین من کلمہ

ب۔ھمزتین من کلمتین

[2] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Iblāgh al-Nafaʻ fī al-Qirā'āt al-Sabaʻ* (Lahore: Qur'āt Academy, 2004), 307.

ج۔ همزه مفرد

فصل ثانی:

ا۔ ادغام الکبیرو الصغیر

ب۔ الاظهار والادغام

ج۔ متفقه ادغام

د۔ متقاربین کا ادغام

فصل ثالث:

ا۔ احکام النون الساکنة والتنوین

ب۔ احکام المیم الساکنة

ج۔ احکام الراء

د۔ احکام لام اسم جلالة

فصل رابع:

ا۔ کلمه کے آخری حرف پر وقف

ب۔ رسم کے مطابق وقف

فصل خامس:

ا۔ یاءات اضافة

ب۔ یاءات الزوائد

ج۔ فروش

د۔ باب التکبیر

مصنف کے فروش بیان کرنے کا انداز یہ ہے:

1۔ قرآنی ترتیب سے تمام سورتوں کے فروش بیان کیے ہیں۔

2۔ سورت کے نام کے ساتھ یہ بھی بتاتے ہیں کہ سورت مکی ہے یا مدنی، متفقہ مکی یا مدنی ہے یا مختلفہ۔

3۔ پہلے کلمہ قرآنی لکھتے ہیں پھر بتاتے ہیں کہ امام ابن کثیر اس کو کیسے پڑھتے ہیں مثلا:

فرماتے ہیں: مما تجمعون: قرأ ابن کثیر بتاء الخطاب۔3

3۔ القراءات الثلاث:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:

13۔ احسن المقال

14۔ الفوائد المرصفیہ

13۔ احسن المقال فی القراءات الثلاث:

یہ کتاب ۳۰۴ صفحات پر مستمل ہے۔ دنیا بھر میں قراءات السبع کے بعد اگلا مرحلہ قراءاتِ ثلاثہ پڑھانے کا ہوتا ہے۔ اس کی نصابی کتاب علامہ محمد بن محمد الجزری کی لکھی ہوئی ایک نظم "الدرۃ المضیۃ" ہے، یہ نظم انتہائی ادق ہے۔ طلباء اس کو سمجھنے میں بہت زیادہ پریشانی کا شکار ہوتے ہیں تو کوئی ایسی کتاب ضرور ہونی چاہیے تھی جو کہ اس متن کے حل کے لیے مددگار ثابت ہو تو مصنف علام نے "احسن المقال" لکھی۔ اس میں نظم کی ہی ترتیب سے اصول اور پھر قرآن مجید کی ترتیب سے فروش لکھے۔

---

[3] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Iblāgh al-Nafaʻ fī al-Qirāʼāt al-Sabaʻ*, 69.

مصنف علام نے اس کتاب میں جو جابجا اضافہ فرمایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ اختلاف قراءات کی حقیقت، 2۔ آئمہ سبعہ کے حالات،
3۔ مشہور قراء کرام 4۔ مبادی علم قراءت
5۔ استفہام مکرر کے مواقع کا نقشہ و تفصیل 6۔ ہر سورت کے آخر میں یاءات اضافت وزائدہ کا بیان

فروش کو بیان کرنے میں مصنف کا انداز یہ ہے کہ:

پہلے کلمہ قرآنی لکھتے ہیں پھر اس کا اعراب لکھتے ہیں پھر اس کو پڑھنے والوں کی تفصیل لکھتے ہیں مثلا:

کلمہ قرآنی	اعراب	رجال
شُرَكَاءَ	شین مضمومہ، راء مفتوحہ، کاف مفتوحہ مع الالف، اثبات ھمزہ	یعقوب، خلف[4]

مصنف علام جابجا تنبیہات بھی درج فرماتے ہیں مثلا:

قاری طاہر رحیمی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق قراءتِ ابن وردان میں مخصوص 4 کلمات کی دوسری وجہ جو کہ متن الدرۃ میں مذکور ہے وہ شطوی کا انفراد ہونے کی وجہ سے متروک ہوگی، اس پر مصنف علام نے اپنی تحقیق پیش کی ہے کہ یہ وجوہ بالکل جائز ہیں اور کثیر کتب کے حوالوں سے اس بات کو ثابت کیا ہے۔[5]

وہ چار کلمات یہ ہیں:

1-لَا يَخْرُجُ (الاعراف) 2-سِقَايَةَ (التوبة)

3-يَعْمُرُ (التوبة) 4-فَيُغْرِقَكُمْ (الاسراء)

14-الفوائد المرصفية

یہ کتاب ۲۰۰ صفحات پر مستمل ہے۔ دنیا میں جہاں بھی قراءات الثلاث پڑھی پڑھائی جاتی ہے وہ متن الدرۃ المضیۃ کے مطابق پڑھائی جاتی ہیں۔

متن ہذا کے درج ذیل عنوانات ہیں:

المقدمة وبيان الرموز

باب البسملة و ام القرآن — باب الادغام الكبير

الادغام المثلين فى كلمة — هاء الكناية

المد و القصر — الهمزتان من كلمة

الاستفهام المفرد — الاستفهام المكرر

الهمزتان من كلمتين — الهمزةالمفرد

النقل والسكت والوقف على الهمز — الادغام الصغير

النون الساكنة والتنوين — الفتح والامالة وبين الفظين

الراءات و اللامات والوقف على المرسوم — ياءات الاضافة

الياءات الزوائد

اس کے بعد فروش کو قرآنی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور اس کے بعد:

اختتام القصيدة الدرة

یہ ایک مشکل متن ہے کیوں کہ اس میں ایک خاص اسلوب ہے وہ یہ ہے کہ: مصنف متن ہذا نے تین امام کی قراءت اس میں بیان کی ہیں:

1۔ امام ابو جعفر مدنی

---

[4] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Aḥsan al-Maqāl fī al-Qirā'āt al-Thalāth* (Lahore: Qur'āt Academy, 2001), 129.

[5] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Aḥsan al-Maqāl fī al-Qirā'āt al-Thalāth*, 135.

2۔امام یعقوب حضرمی

3۔امام خلف العاشر

توان تینوں کی قراءات تین قراءتوں سے بہت ملتی جلتی ہے یعنی:

1۔امام ابو جعفر مدنی کی امام نافع مدنی سے

2۔امام یعقوب کی امام ابو عمرو بصری سے

3۔امام خلف العاشر کی امام حمزہ کوفی سے

توامام جزری نے یہ طریقہ کیا کہ جس کی قراءت جس سے مشابہت رکھتی تھی اس کو اصل قرار دے دیا اور اسلوب یہ اختیار کیا جس کلمہ میں کوئی اپنی اصل کے موافق ہوتا تھا تو اس کو بیان نہیں کرتے تھے کہ ان کے اصل کی قراءت الشاطبیۃ میں سے معلوم ہو جائے گی اور جہاں اصل کے مخالفت ہوتی تھی اس کلمہ کو بیان کر دیتے تھے۔

اس اسلوب کی وجہ سے طلبہ کو متن سمجھنا ذرا مشکل بھی تھا تو قاری محمد ادریس العاصمؒ نے اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اس متن کی بھی کوئی شرح ہونی چاہیے جو طلبہ کے لیے سہولت اور آسانی فراہم کرے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح کی اور ایک بہت ہی عمدہ اسلوب اختیار کیا، اس اسلوب کا نمونہ پیش خدمت ہے:

پہلے شعر کا صرف اتنا حصہ لکھا کہ جس میں مسئلہ بیان ہو رہا ہے باقی شعر کو نقطوں سے پر کر دیا مثلاً شعر ہے:

وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ آئمَّة   وَمَالِكِ حُزْ فُزْ وَالصِّرَاطَ فَاسْجِلَا 6

لیکن جب اس میں سے کلمہ قرآنی "مٰلِكِ" کا اختلاف بیان کرنا تھا تو اسے کتاب میں اس طرح درج کیا:

وَمَالِكِ حُزْ فُزْ

پھر اس کے بعد ترجمہ درج کیا گیا اور اس کے بعد شرح کی گئی۔

شرح میں ترتیب یہ ہے:

1۔ مخصوص مسئلہ کو بیان کرنا،

2۔ جن کو موافقت کی وجہ سے بیان نہیں کیا ان کو امام شاطبی کے اشعار کے ذریعہ سے واضح کرنا،

3۔ تنبیہات اگر کہیں ہوں تو انہیں درج کرنا،

4۔ ہر قراءت کی توجیہ لکھنا۔

کتاب کے شروع میں متن ہذا کے مصنف کے حالات زندگی بھی درج کیے گئے ہیں۔

4۔القراءات العشر الکبریٰ:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:

15۔شرح طیبۃ النشر

16۔الکواکب النیرۃ فی وجوہ الطیبہ

15۔شرح طیبۃ النشر:

عشرہ کبریٰ کے نصابِ زمانہ متن طیبۃ النشر کی شرح۔

یہ کتاب ۵۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں متن ھذا کے تمام پہلو سبق بہ سبق درج ہیں۔ بعض جگہ پر کچھ اضافہ ہے جو کہ فائدے سے خالی نہیں۔

اس کے ابواب کی تفصیل درج ذیل ہے:

مقدمة الكتاب

باب الاستعاذة   باب البسملة

6Al-Jazarī, Muḥammad ibn Muḥammad Shams al-Dīn Abū al-Khayr, *Al-Durra ʻalā al-Shāṭibiyya* (Lahore: Idāra Islāmiyyāt, 1992), Bayt: 10.

سورة ام القرآن

باب الادغام الكبير	باب هاء الكناية
باب المد و القصر	باب الهمزتين من كلمة
باب الهمزتين من كلمتين	باب الهمزة المفرد
باب نقل الحركة الهمزة الى ساكن قبلها	باب السكت على الساكن قبل الهمز
باب وقف حمزة وهشام على الهمز	باب الادغام الصغير
ذكر ذال اذ،	ذكر دال قد،
ذكر تاء تانيث،	ذكر لام هل و بل
باب حروف قربت مخارجها	باب احكام النون الساكنة والتنوين
باب الفتح والامالة وبين الفظين	باب امالة هاءالتانيث فوما قبلها فى الوقف
باب مذاهبهم فى الراءات	باب اللامات
باب الوقف على اواخر الكلم	باب الوقف على مرسوم الخط
باب مذاهبهم فى ياءات الاضافة	باب مذاهبهم فى ياءات الزوائد

اس کے بعد فروش کو قرآنی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں ایک باب مزید ہے:

باب التکبیر

پھر ایک خاتمہ ہے جو کہ آخری پندرہ اشعار پر مشتمل ہے۔

مصنف علام نے اس کتاب میں جو جابجا اضافہ فرمایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ احادیث کا اضافہ:

باب البسملہ میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سورت کے خاتمے اور دوسری کے آغاز کا اس وقت علم ہوتا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نازل ہوتی۔

2۔ قراءت کو سمجھانے کے لیے نقشوں کا اضافہ مثلاً:

نِعِمَّا کی قراءت سمجھانے کے لیے یہ نقشہ بنایا گیا ہے:

نَعِمَّا: شامی، حمزہ، کسائی، خلف

نِعِمَّا: ورش، مکی، حفص، یعقوب

نَعْمَّا: ابو جعفر (بصری، قالون، شعبہ) وجہ اوّل

نِعِمَّا (عین کے کسرہ میں اختلاف): (بصری قالون، شعبہ) وجہ ثانی[7]

16۔ الکواکب النیرۃ فی وجوہ الطیبہ:

یہ کتاب ۸۶ صفحات پر مستمل ہے۔ متن "طیبۃ النشر" عشری کبری کے متعلق ہے تو اس میں عشری صغری تو مکمل درج ہے لیکن اس پر کچھ اضافہ بھی ہے، ان اضافہ جات کو "زوائد طیبۃ" کہتے ہیں۔

مصنف علام نے ان تمام وجوہ کو متن میں تحقیق کر کے الگ سے رسالہ تصنیف کیا۔

مصنف علام نے ابتدائیہ میں اس موضوع پر لکھی جانے والی عربی اردو کتب کا تذکرہ کیا ہے۔

پھر ہر باب کے زوائد بتائے ہیں۔

[7]Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Sharḥ Ṭayyibat al-Nashr* (Lahore: Qur'āt Academy, n.d.), 218.

کتاب کے اختتام کے بعد دو چیزیں ملحق ہیں:
1۔ مصنف کی عشری کبری کی سند متصل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
2۔ مصنف کے مختصر حالاتِ زندگی۔

5۔ علم عدد الآیات:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:
17۔ التفہیم فی عدد آیات القرآن الکریم
18۔ نجوم الفرقان فی علم عدد آیات القرآن

17۔ التفہیم فی عدد آیات القرآن الکریم:

یہ کتاب ۴۰ صفحات پر مستمل ہے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے "علم عدد الآیات" پر مختصر رسالہ۔ جس میں اختصار کے ساتھ قرآنی آیات کی تعداد پر کلام کیا ہے۔ ایک کتاب اس سے پہلے تفصیل سے لکھی تھی اس کا ذکر سطورِ بالا میں "نجوم الفرقان" کے نام سے ہو چکا ہے۔
شروع میں اس علم کا مختصر سا تعارف ہے،
اس کتاب میں طریقہ یہ اختیار کیا گیا ہے کہ چار کالم بنائے گئے ہیں:
پہلے میں نمبر شمار،
دوسرے میں کلمہ قرآنی،
تیسرے میں معدودین (یعنی آیت شمار کرنے والوں) کا ذکر
چوتھے میں تارکین (یعنی آیت کو شمار نہ کرنے والوں) کا ذکر
اسی ترتیب پر پوری کتاب ہے۔

18۔ نجوم الفرقان فی علم عدد آیات القرآن:

علم عدد الآیات پر تفصیلی کتاب۔
یہ کتاب ۲۵۵ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف نے ایک طویل مقدمہ شروع میں دیا ہے جس میں آپ نے آیات کو شمار کرنے کی فضیلت میں آیات درج کیں پھر احادیث اور اقوال امت سے اس کی اہمیت و فضیلت پر کلام کیا۔
مصنف علّام نے علم عدد پر لکھی گئی 65 کتب کا ذکر کیا ہے۔
پھر درج ذیل عنوانات سے گفتگو فرمائی:

1۔ مبادیات علم الفواصل
2۔ علم الفواصل کی اہمیت و فوائد
3۔ آیت کا معنی
4۔ علم الفواصل توقیفی یا قیاسی
5۔ فاصلہ معلوم کرنے کے چار بنیادی اصول

(1) وہ چار اصول یہ ہیں:

1۔ مساوات یا تناسب
2۔ مشاکلہ
3۔ اجماع واتفاق
4۔ انقطاع کلام

اس کے بعد مصنف نے درج ذیل مزید عنوانات پر کلام کر کے اصل مقصد کی طرف قدم بڑھایا ہے:
1۔ سات مشہور شمارِ آیات اور ان کا تعارف،
2۔ کتاب میں استعمال ہونے والی اصطلاحات،
3۔ ان سورتوں کی فہرست جن میں آیات کی تعداد کا اختلاف ہے،
4۔ ان سورتوں کی فہرست جن میں آیات کی تعداد کا اختلاف نہیں ہے،
5۔ آیات شمار کرنے والے ساتوں شمار کے تفردات۔
اس کے بعد قرآنی ترتیب سے تمام مختلف فیہ سورتوں پر کلام کرتے ہیں۔

مصنف کا اسلوب درج ذیل ہے:

1۔ پہلے سورت کی درج ذیل پانچ قسم کی تفاصیل بتاتے ہیں:

1۔ مکان نزول 2۔ ترتیب نزول 3۔ رکوعات 4۔ فواصل آیات 5۔ تعداد آیات

2۔ اس کے بعد اختلافی آیات بتاتے ہیں، اس میں اسلوب یہ ہے کہ 5 کالم بناتے ہیں پہلے میں نمبر شمار، دوسرے میں آیت، تیسرے میں آیت کی تعداد، چوتھے میں اختلافی کلمہ اور پانچوں میں شمار کرنے والے علماء عدد بتاتے ہیں، ایک نمونہ پیش کرتے ہیں:

شمار	آیت	رقم	کلمہ	علماء عدد
7	مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ	97	إِبْرَاهِيمَ	ابو جعفر ، دمشقی

3۔ اس کے بعد ہر ہر اختلافی کلمہ کے متعلق دلائل نقل کرتے ہیں کہ شمار کرنے والے کسی کلمہ کو کیوں شمار کرتے ہیں اور ترک کرنے والے کیوں ترک کرتے ہیں۔

4۔ جن سورتوں میں اختلاف نہیں ان کا ذکر بھی فرماتے ہیں کہ ان میں اختلاف نہیں۔

6۔ علم الرسم:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:

19۔ نفائس البیان فی علم رسم القرآن

20۔ تکمیل ایضاح المقاصد

19-نفائس البیان فی علم رسم القرآن:

قرآن مجید کے رسم کی تفصیلات پر مفید کتاب۔

یہ کتاب ۱۸۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ مصنف علام نے علم کی تمام اقسام کے تمام اصول اور مستثنیات کا احاطہ کیا ہے،

ابتدائیہ میں اہم ترین چند اردو کتب کا تذکرہ کیا ہے۔

کتاب کے شروع میں ایک جاندار مقدمہ بھی لکھا ہے، اس میں درج ذیل ابحاث ہیں:

1۔ قرآن کی تعریف
2۔ قرآن کی جمع و تالیف
3۔ پہلا دور: عہد نبوی میں جمع قرآن
4۔ مشہور کاتبین وحی
5۔ دوسرا دور: عہد صدیقی میں جمع قرآن
6۔ دستور جمع صدیقی
7۔ تیسرا دور: جمع عثمانی
8۔ دستور جمع عثمانی
9۔ مصاحف عثمانیہ کی تاریخ
10۔ آیات و سور قرآن
11۔ چوتھا دور نقاط و اعراب
12۔ قرآن کا رسم الخط
13۔ تاریخ کتابت
14۔ ظہور اسلام کے وقت عربوں میں کون سا خط رائج تھا؟
15۔ رسم الخط توقیفی ہے
16۔ رسم الخط غیر توقیفی کہنے والے
17۔ اعتراضات کے جوابات
18۔ رسم الخط توقیفی بھی غیر توقیفی بھی
19۔ نبوی دور کے بعد کا رسم
20۔ مختلف رسوم کے تصویری نمونے
21۔ خط اور رسم الخط کا فرق

اس کے بعد مصنف اصل مقصد علم الرسم کے بیان کی طرف متوجہ ہوئے:

مبحث اول سے پہلے تین بنیادی باتیں ذکر کی ہیں:

1۔ فن رسم کی مبادیات

2۔ علم رسم کے واضعین

3۔ رسم الخط کی تین اقسام

باب اول: ہمزہ کے بیان میں

اس کے ذیل میں حرفِ ہمزہ کی چھ مباحث بیان کیے ہیں:

1۔ ہمزہ ابتدائیہ، ہمزہ متوسط بزوائد کے احکام، 2۔ وسطِ کلمہ میں ہمزہ بصورتِ الف کے احکام،

3۔ ہمزہ متوسطہ بصورت واو کے احکام، 4۔ ہمزہ متوسطہ بشکل یاء کے احکام،

5۔ ہمزہ متوسطہ مفردہ کے احکام، 6۔ کلمہ کے آخر میں ہمزہ متوسطہ کے احکام۔

باب دوم: الف کا رسم

اس کے ذیل میں حرفِ ہمزہ کی پانچ مباحث بیان کیے ہیں:

1۔ الف ساکن ما قبل مفتوح، 2۔ آخر کلمہ میں الف بشکل الف،

3۔ آخر کلمہ میں الف بشکل یاء، 4۔ وہ الف جو واو سے بدلا ہو،

5۔ وہ الف جو یاء سے بدلا ہو۔

باب سوم: مقطوع و موصول

اس کے ضمن میں درج ذیل مباحث ہیں:

1۔ ابتدائی اصول

2۔ پہلی مبحث: وہ کلمات جن پر ابتداء تو ہو سکے وقف نہ ہو سکے،

3۔ مبحثِ ثانی: وہ کلمات جن پر وقف تو ہو سکے ابتداء نہ ہو سکے،

4۔ مبحث ثالث: وہ کلمات جو کبھی مقطوع اور کبھی موصول ہوتے ہیں:

5۔ مبحث رابع: "ما" حرفیہ کی پانچ اقسام،

6۔ مبحث خامس: مَنْ، فِیْ، اِنْ، اَنْ، لَا کے احکام۔

اس کے بعد "مقطوع و موصول کی مزید تفصیل" کے تحت درج ذیل کلمات کے متعلق تفصیل بتاتے ہیں کہ قرآن میں کہاں مقطوع اور کہاں موصول لکھا ہے:

1-بِئْسَ مَا کا رسم، 2- اَنْ لَا کا رسم،

3- فِیْ مَا کا رسم، 4- اَیْنَ مَا کا رسم،

5- اِنْ لَمْ کا رسم، 6- اَنْ لَّنْ کا رسم،

7- کَیْ لَا کا رسم، 8- عَنْ مَنْ کا رسم،

9- یَوْمَ هُمْ کا رسم، 10-لام جارہ کا رسم،

11- لَاتَ حِیْنَ کا رسم، 12- کَالُوْهُمْ اور اَوْوَّزَنُوْهُمْ کا رسم،

13-لام تعریف کا رسم، 14۔ ھاء تانیث کا رسم،

15۔ یاء نداء کا رسم،

باب چہارم: حروفِ زائدہ

اس کے ضمن میں درج ذیل 3 مباحث ہیں:

1۔ پہلی مبحث: الف زائدہ،

2۔ دوسری مبحث: ھاء سکتہ،

3۔ تیسری مبحث: واؤ زائدہ

باب پنجم: حذفِ حرف کا بیان

1۔ پہلی مبحث: ہمزہ وصل کے احکام،

2۔ دوسری مبحث: ہمزہ وصل و قطع،

3۔ تیسری مبحث: ان کلمات کا بیان جن میں درمیان کلمہ الف نہیں لکھا جاتا،

4۔ چوتھی مبحث: ان کلمات کا بیان جن میں کبھی بھی الف نہیں لکھا جاتا،
5۔ پانچویں مبحث: وہ اصولی کلمات جن میں کبھی بھی الف نہیں لکھا جاتا،
6۔ چھٹی مبحث: وہ کلمات جن میں دو واو میں سے ایک حذف کی جاتی ہے،
7۔ ساتویں مبحث: وہ کلمات جن میں دو یاء میں سے ایک حذف کی جاتی ہے،
8۔ آٹھویں مبحث: وہ کلمات جن میں تماثل فی الرسم کی وجہ سے ایک واو یا ایک یاء حذف کی جاتی ہے،

باب ششم: تاء تانیث کا بیان

اس کے ذیل میں درج ذیل کلمات کو بیان کیا ہے:

1-رَحْمَتْ،	2- نِعْمَتْ،
3- امْرَاَتْ،	4- سُنَّتْ،
5- لَعْنَتْ،	6- مَعْصِيَتْ،
7- كَلِمَتْ،	8- بَقِيَّتْ،
9- قرَّتْ،	10- فِطْرَتْ،
11-شَجَرَتْ،	12- جَنَّتْ،
13- اِبْنَتْ،	

باب ہفتم: یاء کے نقطہ کی بحث

باب ہشتم: اثبات و حذف کا بیان

کتاب کے آخر میں ایک مختصر سا رسالہ مصنف ہی کے قلم سے ملحق ہے جس کا نام ہے "علم الضبط":

اس میں ایک ابتدائیہ اور درج ذیل اصطلاحات کو بیان کیا گیا ہے:

1-الصفر المستدير	2- الصفر المستطيل القائم
3-راس خاء الصغير	4- ميم صغيرة، تركيب الحركتين
5- تركيب الحركتين	6-الحرف الصغيرة

اور چھوٹے موٹے بعض قواعد بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب کا حسن یہ ہے کہ اس میں قدیمی خطوطِ عرب کی 16 تصاویر بھی دی گئی ہیں بالترتیب 33، 30، 27، 26، 25 اور 61 تا 69 صفحات پر۔

20۔ تکمیل ایضاح المقاصد:

یہ کتاب ۱۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

قصیدۃ الرائیۃ مسمی ''عقیلة اتراب القصائد و اسنی المقاصد فی علم الرسم العثمانی'' کی دل آویز شرح۔

اس کو پہلے صاحبِ سوانح قاری ادریس العاصم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ محترم نے قاری اظہار احمد التھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شروع کیا لیکن زندگی وفا نہ کر سکی اور شرح ادھوری رہ گئی تو قاری ادریس صاحب نے اس کو مکمل کرنے کی ٹھان لی۔

اس قصیدے کے عنوانات درج ذیل ہیں:

پہلے 45 شعر بطور مقدمہ ہیں۔

الفرش

باب الثبات والحذف وغيرهما مرتبا على السور من البقرة إلى الاعراف

ومن سورة الاعراف إلى سورة مريم عليها السلام

ومن سورة مريم عليها السلام إلى سورة ص

ومن سورة ص إلى آخر القرآن

الاصول

باب الحذف فی کلمات تحمل علیها أشباهها

باب من الزيادة

باب إحذف الياء وثبوتها

باب ما زيدت فيه الياء

باب حذف الواو وزيادتها

باب حروف من الهمز وقعت في الرسم على اغير قياس

باب رسم الف واواً

باب رسم بنات الياء والواو

باب حذف إحدى اللمين

باب المقطوع والموصول

باب قطع أن لا وإن ما

باب قطع من ما ونحو من مال ووصل ممن وممّ

باب قطع ام من

باب قطع عن من ووصل الن

باب قطع عن ما ووصل فان لم واما

باب فی ما وإنّ ما

باب ان ما ولبئس وبئس ما

باب قطع كل ما

باب قطع حيث ما ووصل اينما

باب وصل لكيلا

باب قطع يوم هم ووصل ويكان

باب قطع مال

باب وصل ولات

باب هاء التانيث التى كتبت تاء

باب المضافات إلى السماء الظاهرة والمفردات

باب المفردات والمضافات المختلف فی جمعها

خاتمة

آخری 20 شعر بطور خاتمہ ہیں۔

دونوں شارحین نے ایک ہی اسلوب رکھا ہے معلوم ہی نہیں ہو پاتا کہ استاذ لکھ رہا ہے یا شاگرد۔ اسی کا نام "تکمیل کامل" یا "تکملہ" رکھا جاتا ہے۔

مقدمے میں علم رسم عثمانی پر تفصیلی کلام کیا ہے یعنی تمام مبادیات بیان کیے ہیں، تفصیل یہ ہے:

1۔خط کی تعریف
2۔رسم الخط قرآنی
3۔رسم عثمانی کا موضوع
4۔رسم عثمانی کی غایت
5۔علم رسم عثمانی کا موضوع
6۔علم رسم عثمانی کی نسبت
7۔رسم عثمانی کے اتباع پر اجماع آئمہ
8۔رسم عثمانی کے مختلف نام
9۔فائدہ

اس کے بعد دوسری تفاصیل بیان کی ہیں مثلا:

1۔ عربی رسم الخط کی تاریخ

2۔ نقط اور ضبط، حرکات و سکون

3۔ رسم قرآن توقیفی ہے۔ (مختلف آراء کی تحقیق)

4۔ رسم عثمان ؓ کی واجب الاتباع ہونے پر علماء کے اقوال

5۔ رسم قرآنی پر تالیف و تدوین

اسلوب اس کتاب میں یہ اختیار کیا گیا ہے کہ جس کلمہ میں رسم کا اختلاف بیان ہو رہا ہے اس کی قراءت کو بھی شاطبیہ کے اشعار کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے مثلاً صفحہ 159 پر کلمہ قرآنی فَخَرَاجُ کی رسم بیان کرنے کے بعد اس کی قراءت بھی بیان کی ہے۔

موقع بہ موقع ہر شعر کے ضمن میں آنے والی ضمنی ابحاث کو بھی درج کیا گیا ہے۔

7۔ علم الوقف:

اس کے ذیل میں درج ذیل ایک کتاب کا تعارف ہو گا:

21۔ الاھتداء فی الوقف والابتداء

21۔ الاھتداء فی الوقف والابتداء:

علم الوقف کے متعلق شاہکار کتاب۔

یہ کتاب ۳۲۰ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف علام نے اس میں بہت ہی عمدہ اور تحقیقی معیار قائم کیا ہے ہر مسئلے کو بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

مقدمہ: اس میں ترتیب سے درج ذیل مواد ہے:۔

1۔ ترتیل کا معنی، 2۔ علم الوقف پہ لکھی ہوئی کتب کا تعارف

مصنف نے 88 عربی کتب اور 14 اردو کتب کا ذکر فرمایا ہے۔

3۔ اہمیت وقف 4۔ احادیث رسول سے وقف کی اہمیت

5۔ اقوال صحابہ سے وقف کی اہمیت 6۔ ائمہ فن سے وقف کی اہمیت

7۔ وقف میں ائمہ قراءات عشرہ کا موقف 8۔ مبادیات علم وقف

9۔ علم الوقف کی انواع

اس کے بعد مصنف نے وقف کی تمام اقسام پر کلام کیا ہے جو کہ کتب وقف میں ہوتی ہیں لیکن مصنف علام کا کمال ہے کہ ہر وقف کو حدیث سے ثابت کیا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

10۔ وقف تام کا احادیث سے ثبوت 11۔ وقف کافی کا احادیث سے ثبوت

12۔ وقف حسن کا احادیث سے ثبوت 13۔ وقف قبیح پر تفصیلی کلام

14۔ معرفت وقف کے لیے کون کون سے علوم کا جاننا ضروری ہے؟

15۔ وقف قبیح کی قباحت کا احادیث سے ثبوت 16۔ وقف تعسف

اسی طرح مصنف نے پوری کتاب میں ایسا ہی علمی کام سرانجام دیا ہے۔

وقوف کو بیان کرنے میں مصنف کی ترتیب درج ذیل ہے:

وقف کیفیت وقف

محل وقف

الف۔ کیفیت وقف

باعتبار معنی

باعتبار موقوف علیہ

1۔ باعتبار معنی

1۔وقف اختیاری

ا۔وقف تام

ب۔وقف کافی

ج۔وقف حسن

د۔وقف قبیح

ھ۔وقف اقبح

ز۔وقف تعسف

2۔وقف اضطراری

3۔وقف اختباری

4۔وقف انتظاری

2۔باعتبار موقوف علیہ

1۔وقف بالاسکان

2۔وقف بالروم

3۔وقف بالاشمام

4۔وقف بالابدال

5۔وقف بالنقل

6۔وقف بالادغام

7۔وقف بالاثبات

8۔وقف بالحذف

9۔وقف بالالحاق

10۔وقف بالتشدید

11۔وقف بالاظہار

اس کے بعد مصنف نے مقطوع و موصول پر کلام کیا ہے۔

پھر بعض کلمات کی وقفی وجوہ پر کلام کیا ہے۔

پھر علامات وقف پر تفصیلاً کلام کیا ہے، اور اس میں درج ذیل ترتیب اختیار کی:

1۔(م) وقف لازم
2۔(ط) وقف مطلق
3۔(ج) وقف جائز
4۔(ز) وقف مجوز
5۔(ص) وقف مرخص
6۔(ق) قیل علیہ الوقف
7۔(ک) کذلک
8۔(قف) قد یوقف علیہ
9۔(صل) قد یوصل
10۔(صلے) الوصل اولیٰ
11۔(قلے) قیل لا وقف علیہ
12۔(لا) لا وقف علیہ
13۔رأس الآیت پر علامت (لا)
14۔(مع) وقف معانقہ
15۔وقف النبی ﷺ
16۔وقف غفران
17۔وقف معانقہ یا مراقبہ

ہر قسم کے ذیل میں قرآن مجید کے تمام مواقع کو بیان کر کے ہر ایک کی تشریح بھی کی گئی ہے۔

پھر کَلَّا، بَلٰی اور نَعَمْ پر وقف کی تفصیل بیان کی ہے۔

پھر اس کے بعد بالترتیب درج ذیل 4 باتوں پر کلام فرمایا ہے:

1۔ وصل
2۔ سکتہ
3۔ ابتداء
4۔ قطع

آخر میں تلاوت قطع کرنے کے آداب مذکور ہیں۔

8۔ متفرقات:

اس کے ذیل میں درج ذیل کتب کا تعارف ہو گا:

22۔ محاسن قرآن
23۔ تشابہات القرآن (مختصر)
24۔ معین الحفاظ (تشابہات القرآن، مطول)
25۔ تدریب المعلمین
26۔ اللھم
27۔ اہم مسائل قربانی
28۔ تکمیل شجرۃ الاساتذہ

22۔ محاسن قرآن:

مصنف علام نے کتابِ ھذا میں قرآن مجید کے متعلقات پر کلام کیا ہے، کتابِ ہذا میں ابواب و فصول تو نہیں ہیں لیکن کتاب مرحلہ وار ہے مثلا:

پہلا مرحلہ: قرآن کی تعریف، ضرورتِ قرآن، قرآن کا مصنف، قرآن کے اسماء اور وجہ تسمیہ، تاریخ نزول قرآن اور قرآن کے تین تنزلات۔

دوسرا مرحلہ: کلام معجز، اعجاز قرآن، قرآن کی صداقت کا غیر مسلموں سے اعتراف، قرآنی پیشین گوئیاں۔

تیسرا مرحلہ: حفاظت قرآن، صدری حفاظت، تحریر حفاظت، جمعِ نبوی ﷺ، جمع صدیقی، جمع عثمانی۔

چوتھا مرحلہ: تاثیر قرآن، پھر اس کے ضمن میں واقعات۔

پانچواں مرحلہ: فضائل قرآن و تلاوتِ قرآن و مدت تلاوت قرآن وغیرہ،

چھٹا مرحلہ: قرآنی دعائیں۔

ساتواں مرحلہ: قرآنی معلومات: رموز، سورتیں، انصاف، کاتبین وحی، سجود، قرآنی واقعات، آسمانی کتب کا تذکرہ، مقطعات، آداب۔

کتاب کے آخر میں اہم مصادر و مراجع بھی درج کیے گئے ہیں۔

23۔ تشابہات القرآن (مطول):

یہ کتاب ۴۱۵ صفحات پر مستمل ہے۔ اس میں مصنف نے تفصیل سے پورے قرآن مجید کے تشابہات کو سورتوں کی ترتیب سے بیان کیا ہے مثلا: سورت البقرہ کے 97 تشابہات بیان کیے ہیں۔

اور ہر جگہ تعداد بھی بتائی ہے مثلا الْأَرْضِ، السَّمَاءِ سے پہلے 5 مقام پر آیا ہے۔[8]

کتاب میں تشابہات بتانے کا انداز یہ ہے کہ 6 کالم ہیں:

پہلا کالم نمبر شمار،

دوسرا پارہ نمبر،

تیسرا رکوع نمبر،

چوتھا سورت کا نام،

پانچواں آیت نمبر اور

چھٹا تشابہ والی آیت بتانے کے لیے ہے مثلا:

18۔ قِيلَ لَهُمْ کے بعد فَأَنزَلْنَا اور فَأَرْسَلْنَا 2 مقام پر آیا ہے۔[9]

---

[8] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Mutashābihāt al-Qur'ān (Muṭawwal)* (Lahore: Qur'āt Academy, 2005), 36.

نمبر شمار	پارہ	رکوع	سورۃ	آیت نمبر	آیت
1	1	6	البقرہ	59	قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ
2	9	10	الاعراف	162	قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ

24۔ معین الحفاظ (المعروف متشابہات القرآن مختصر)

یہ پہلی کتاب کا اختصار ہے یہ کتاب ۱۶۷ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف نے اس کا نام "معین الحفاظ" رکھا لیکن یہ نام اپنے مضمون اور ہیئت پر غالب آگیا اور "متشابہات القرآن (مختصر)" لقب کے ساتھ مشہور ہو گیا۔ یہ دو کتب پر مشتمل ہے:

1۔ مختصر متشابہات القرآن

2۔ معلومات قرآنی

اسی لیے سرورق پر "معین الحفاظ (المعروف متشابہات القرآن معہ معلومات قرآنی) لکھا ہوتا ہے۔

خصوصیات:

1۔ اختصار، جو کہ سہولت و آسانی کا نشان ہے،

2۔ سورتوں کی ترتیب کے مطابق متشابہات ذکر کیے ہیں،

3۔ جگہ جگہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فلاں کلمہ اتنی تعداد میں قرآن میں وارد ہوا ہے مثلا:

اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ، اَطِيْعُوا اللهَ کے بعد 5 مقام پر آیا ہے:[10]

1۔ النساء:59،

2۔ المائدۃ:92،

3۔ النور:54،

4۔ محمد:33

5۔ التغابن:12

بعض دفع ایک ہی طرح کا کلمہ کسی دوسری قراءت کے مطابق متشابہ بن رہا ہوتا ہے تو اس کی بھی وضاحت فرماتے ہیں مثلا فرماتے ہیں:

’’وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ‘‘ 3 مقام پر آیا ہے۔[11]

پھر اس کے مقام بتانے کے بعد آل عمران والے وَمَا يَفْعَلُوْا کا ذکر کرتے ہیں اور اس پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"امام نافع، امام ابن کثیر، امام ابو عمرو بصری، امام ابن عامر شامی اور شعبہ نے تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔"[12]

آخر میں "مزید متشابہات القرآنیہ" کے عنوان کے تحت 28 صفحات میں مزید متشابہات بیان کیے ہیں۔

اس کے بعد دوسرا رسالہ شروع کرتے ہیں جس کا نام "معلوماتِ قرآنی" ہے۔

اس رسالہ میں درج ذیل عنوانات کے تحت تفصیل و معلومات درج ہیں:

1۔ قرآن کریم کی تعریف، 2۔ قرآن کو قرآن کہنے کی وجہ تسمیہ،

3۔ قرآن مجید میں جو قرآن کے دیگر اسماء ذکر کیے گئے ہیں،

4۔ قرآنی دیگر معلومات،

اس کے ضمن میں پارے، رکوع، سجود، آیات، کاتبان وحی وغیرہ کی گنتی دی گئی ہے۔

---

[9] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Mutashābihāt al-Qur'ān (Mukhtaṣar)* (Lahore: Qur'āt Academy, 2002), 7.

[10] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Mutashābihāt al-Qur'ān ma'a Qur'ānī Ma'lūmāt* (Lahore: Qur'āt Academy, 2002), 6.

[11] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Mutashābihāt al-Qur'ān (Mukhtaṣar)*, 15.

[12] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Mutashābihāt al-Qur'ān (Mukhtaṣar)*, 15.

5۔ کل حرکات (اعراب)، 6۔ تفصیل حروف قرآن مجید،
7۔ قرآن مجید کے متعلق دیگر تفصیلات، 8۔ قرآن مجید کے حاشیہ پر درج شدہ بعض اشارات،
9۔ پاروں کے نام، 10۔ سورتوں کے ناموں کی تفصیل،
11۔ قرآن مجید کی سورتوں کی تفصیل، 12۔ قرآن کریم کے حصوں کے عنوانات،
13۔ قرآن کریم کے نصف، 14۔ حفاظ صحابہ کرام،
15۔ حفاظ صحابیات، 16۔ منازل قرآن،

آخر کتاب میں انبیاء علیہم السلام کے نام ذکر ہیں جو قرآن میں درج ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی بعض دعائیں جو قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں درج کی گئی ہیں۔

25۔ تدریب المعلمین:

یہ کتاب ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اساتذہ کے لیے تنبیہات، ترغیبات، تربیات اور راہنمائی سے مزین گرانقدر کتاب۔

مصنف کتاب ہذا عرض مؤلف میں لکھتے ہیں:

راقم کا کئی بار یہ خیال ہوا کہ فارغین قراء کرام اور اساتذہ کو ایسا تربیتی کورس کروانے کا اہتمام کیا جائے جس میں ان کو معلومات مہیا کی جائیں کہ طلبہ کو کس طرح پڑھانا چاہیے اور ان کو کس طرح کنٹرول کرنا چاہیے، ان کی اخلاقی اور تعلیمی تربیت کس نہج پر کرنا ہے اور موجودہ دور میں اساتذہ اور طلباء میں جو خامیاں ہیں وہ کس طریقے پر دور کرنی ہیں، مگر مصروفیات اور دیگر تعلیمی مشاغل اس کام کو منصۂ شہود پر لانے میں مانع رہے ان شاء اللہ العزیز اللہ تبارک وتعالی نے توفیق دی تو اس نوعیت کا تربیتی کورس ضرور شروع کیا جائے گا۔ ان تمام درج بالا امور کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کچھ اہم نکات اور راہنما اصول جو کہ اپنے تدریسی تجربے اور مشاہدات نیز اپنے قابل صد احترام اساتذہ عظام کے ارشادات کا کشید عطر اور ان کی کتب سے اخذ شدہ اقوال پر مشتمل یہ تمام امور احاطۂ تحریر میں لا کر آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔"[13]

مصنف علام نے اس میں طلبہ کے لیے بھی قواعد وضوابط بیان کیے ہیں مثلاً صفحہ 10۔ مصنف علام چونکہ علم تجوید و قراءات سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں تو اس کے ذیلی شاخوں کے لیے ہی زیادہ قواعد و ضوابط تشکیل دیے ہیں لیکن ان میں ایسے اصول ہیں جو ہر طبقے کے استاذ کے لیے رہنما ہیں۔ آپ نے نورانی قاعدے، حفظ، تجوید، سبعہ، ثلاثہ، کبری پھر ان کی نصابی کتب، ان کا طریقہ حفظ و اجراء سب امور پر کلام فرمایا ہے۔ کون سی کتاب کب اور کتنے وقت میں پڑھانی ہے اور سننے کا کیا طریقہ ہو گا سب کے لیے اصول وضع فرمائے ہیں۔

آخر میں چار چیزوں کا ملحق کیا ہے:

1۔ حضرت الشیخ القاری المقری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کردہ اوصافِ استاذ،
2۔ استاذ الاساتذہ الشیخ قاری عبد اللہ المکی رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ آدابِ معلم و متعلم،
3۔ علم تجوید کی وہ باتیں جو ہر استاذ۔خواہ علم تجوید و قراءات وحفظ وناظرہ کے کسی بھی شعبہ سے تعلق رکھتا ہو۔کے لیے ضروری ہیں، بیان کی ہیں۔
4۔ کچھ نسخہ جات جو حافظے، گلے اور آواز کے لیے مجرب ہیں۔

26۔ اللّٰھم:

مسنون دعاؤں پر مشتمل کتاب، یہ کتاب ۱۵۱ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف علام نے کتاب کے شروع میں بطور مقدمہ درج ذیل عنوانات کو بیان کیا ہے:

دعا کے معنی، تعریف، قرآن وحدیث سے ثبوت کہ دعا عبادت ہے،

کیفیت دعا، تاریخ دعا،
آدابِ دعا، طریقہ دعا،
قبولیت کے اوقات، قبولیت کی حالتیں،

[13] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Tadrīb al-Muʻallimīn* (Lahore: Qur'āt Academy, 1995), 5.

قبولیت کے مقامات،
ان کا ذکر جن کی دعا خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہے،
غار والوں کا مشہور واقعہ،
مزید واقعات وغیرہ وغیرہ۔
اسی میں مصنف نے تفصیل سے اس پر کلام کیا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور قرآن وحدیث سے دلائل دیے ہیں ساتھ ہی حضرت مولانا عبد الجبار کھنڈیلوی کا فتوی ملحق کیا ہے۔
اس کے بعد قرآنی دعائیں درج کی ہیں،
اس کے ضمن میں تقریباً 12 انبیاء علیہم السلام کی قرآنی دعاؤں کو درج کیا ہے ساتھ ہی تقریباً ساری قرآنی دعاؤں کا احاطہ کیا ہے۔
پھر آدابِ دعا ذکر کیے ہیں،
اس کے بعد کتاب کے اختتام تک مسنون دعائیں درج کی ہیں۔
کتاب کا اختتام سید الاستغفار پر کیا ہے۔

27۔ اہم مسائل قربانی:

قربانی کے مسائل پر مشتمل ایک مختصر رسالہ۔
یہ کتاب ۷۸ صفحات پر مستمل ہے۔ رسالہ ہذا کو مصنف نے اپنے ایک دوست کے کہنے پر تصنیف کیا ہے وہ خود اس رسالہ کے بارے میں فرماتے ہیں:
"اس کتابچہ کو لکھنے کے لیے محترم جناب شیخ صدیق صاحب نے کہا، مجھے اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر ان کے اصرار نے میرا حوصلہ بڑھادیا تو توکل علی اللہ کر کے اس کو شروع کیا تو اللہ تعالی نے میری مدد کی، یہ ایک رسالہ مرتب ہو گیا، الحمد للہ۔"[14]
قربانی کے متعلق تمام امور درج کیے ہیں مثلاً:

تاریخ قربانی،	قربانی کا معنی،
قربانی کے متعلقہ واقعات،	قربانی کی فضیلت،
قربانی کے جانور کے شرائط،	قربانی کے مقاصد،
قربانی کرنے والے کا حکم،	عشرہ ذی الحجہ کے فضائل،
تکبیراتِ ومسنوناتِ عید،	طریقہ نماز،

قربانی کا طریقہ،
قربانی کے دنوں کی تعداد پر بحث (مصنف علام چار دنوں تک قربانی کے قائل ہیں)
ایام تشریق کی وضاحت،
نحر وذبح میں فرق،
چوتھے دن کی قربانی سے مانعین کے دلائل مع جوابات،
آخر میں مولانا حافظ عبد اللہ صاحب روپڑی کا فتوی کہ قربانی کتنی دن تک ہو سکتی ہے؟ کو لگایا گیا ہے۔
اس کے بعد "چند گزارشات" کے تحت قربانی وغیرہ کے متعلق چند تنبیہات اور خاتمہ رسالہ ہے۔

28۔ تکمیل شجرۃ الاساتذہ:

یہ کتاب ۲۸۵ صفحات پر مستمل ہے۔ مصنف علام کے استاذ شیخ القراء فی باکستان القاری اظہار احمد التھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تجوید و قراءت کی اسانید کے رجال پر ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا کافی حد تک لکھ لی لیکن اس کی تکمیل اپنی زندگی میں نہ کر سکے، تو اس کتاب کی عمدہ ترین تکمیل بلکہ تکملہ کوئی ایسا شخص ہی کر سکتا تھا جو مصنف کے قریب تر، محبوب تر، نورِ نظر، اسلوب ومزاجِ مصنف سے واقف اور دیرینہ ساتھی وشاگرد ہو تو ایسا ایک شخص تھا جو کہ

[14] Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs, *Ahamm Masāʼil Qurbānī* (Lahore: Al-ʻĀṣim Books, 2020), 5.

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ تعالی علیہ تھے، تو آپ نے اس کتاب کی تکمیل کا بیڑا اٹھایا اور واقعتا اس کی تکمیل نہیں بلکہ تکملہ کیا کہ معلوم نہیں ہوتا کہ کلام کرنے والے شیخ اظہار صاحب ہیں یا قبلہ والد گرامی، ایسی مشابہت کہ مماثلت قرار پائے۔

کتاب ھذا کے تین حصے ہیں:

حصہ اول

اسانید:

مصنف علام نے اس کتاب کی تکمیل و تکملہ میں درج ذیل اضافے کیے:

1۔ شروع کتاب میں "تمنن و تشکر" عنوان کے تحت ایک جاندار ابتدائیہ پیش کیا ہے جس میں متقدمین کی ان کتب کا تذکرہ کیا ہے جن میں اسانید کا ذکر کیا گیا ہے پھر متاخرین کی کتب کا تذکرہ کیا ہے جس میں اسانید کا ذخیرہ ہے۔ ساتھ ہی کتاب کی تکمیل کرنے کے ارادہ کی خواہش اور مقصد بیان کیا ہے۔

2۔ کتاب میں اسی فیصد حواشی درج کیے ہیں۔

3۔ ہر بات ہر مصنف کے حوالوں پر کثیر حوالوں کا اضافہ، بعض دفعہ نو دس تک حوالے زیادہ کیے ہیں۔[15]

4۔ الشیخ عبد الرحمن الیمنی کے اپنے والد سے استفادے کی مقدار پر تفصیلا کلام اور الشیخ الیمنی کو بلاواسطہ ان کے والد کا مجاز ٹھہرانے پر دس دلائل کا ذکر۔

5۔ متن میں ہی جگہ جگہ تنبیہات مثلا سند میں سہو کاتب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہاں جمال الدین بن زکریاء الانصاری کے والد گرامی شیخ زکریاء الانصاری کا نام حذف ہوا ہے اور اس کی جگہ ان کے والد گرامی کے استاذ شیخ القراء رضوان العقبی کا نام تحریر ہو گیا یہ بھی سہو کاتب کی وجہ سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ (محمد ادریس العاصم عفی عنہ)۔"[16]

6۔ مصنف (قاری محمد اظہار صاحب) نے علامہ نویری کا سہو کتابت کی وجہ سے سند میں ذکر ہو جانے کا جہاں تذکرہ کیا ہے وہ دلائل دیے ہیں کہ فلاں فلاں نے علامہ نویری کا نام سند میں درج نہیں کیا۔ وہیں شیخ ادریس رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مزید حوالہ دیا۔[17]

7۔ مصنف (قاری اظہار صاحب) نے ایک جگہ اپنی سند میں کم واسطوں کی گنتی کرتے ہوئے اپنی سند کے عالی ہونے کا ذکر کیا تو وہاں بھی شیخ محمد ادریس صاحبؒ نے ایک مزید وجہ بیان کی کہ ایک اور طریقے سے سند مزید عالی ہو جاتی ہے۔[18]

8۔ اسانید کے اختتام پر ایک تنبیہ ذکر کی ہے کہ ہمارے استاذ عبد الفتاح العجمی المرصفی اور الشیخ تمیم الزعبی ایک سند ذکر کرتے ہیں جس میں ایک واسطہ مزید کم ہو جاتا ہے، اسی طرح روایت حفص کی بھی ایک سند ہے جس میں دو واسطے کم ہو جاتے ہیں۔[19]

حصہ دوم

9۔ پھر کتاب کے حصہ دوم میں دو مضامین من و عن نقل کیے ہیں:

1۔ برصغیر پاک و ہند میں تجوید و قراءت کا ارتقاء، از: حضرت قاری اظہار احمد التھانویؒ

2۔ امام القراء حضرت قاری عبد المالکؒ صاحب کا فیض علمی، از: حضرت قاری محمد صدیق لکھنویؒ

حصہ سوم

10۔ پھر حصہ سوم میں اہم تین اسانید کی نقول اور ان اسانید کے متعلق کچھ وضاحتی نکات بیان کیے ہیں۔

11۔ اور پھر کتاب کے آخر میں اپنی اسانید کی تصاویر دی ہیں۔

خلاصہ بحث

القاری المقری محمد ادریس العاصمؒ نے اپنی زندگی قرآن کریم کی خدمت کے لیے وقف کر دی۔ آپ نے تجوید و قراءات کے مختلف شعبوں میں 30 سے زائد کتابیں تصنیف کیں جو آج بھی علمی دنیا کے لیے قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ کے منہج کی بنیاد وضاحت، سہولت اور طلبہ و اساتذہ کی ضروریات کو مد نظر رکھنے پر

---

[15] Thānawī, Iẓhār Aḥmad, *Takmīl Shajarat al-Asātidha* (n.p.: n.p., n.d.), 36.
[16] Thānawī, Iẓhār Aḥmad, *Takmīl Shajarat al-Asātidha*, 39.
[17] Thānawī, Iẓhār Aḥmad, *Takmīl Shajarat al-Asātidha*, 36.
[18] Thānawī, Iẓhār Aḥmad, *Takmīl Shajarat al-Asātidha*, 47.
[19] Thānawī, Iẓhār Aḥmad, *Takmīl Shajarat al-Asātidha*, 147.

قائم ہے۔ آپ نے نہ صرف نظریاتی مباحث پیش کیے بلکہ عملی تربیت اور تدریسی پہلو کو بھی اپنی تصانیف میں سمو دیا۔ اس تحقیقی مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی کہ آپ کی علمی خدمات نے برصغیر میں فنِ تجوید و قراءات کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کیا۔ آپ کی تحریری اور تدریسی میراث آئندہ نسلوں کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہے اور قرآن کریم کی صحیح قراءت کو محفوظ رکھنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

تجاویز و سفارشات

* قاری محمد ادریس العاصمؒ کی تمام تصانیف کو باقاعدہ تحقیقی تدوین کے بعد شائع کیا جائے۔
* عصری جامعات میں آپ کی کتب کو نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ طلبہ براہ راست استفادہ کر سکیں۔
* آپ کے منہج تصنیف پر تحقیقی سیمینار اور کانفرنسز منعقد کی جائیں۔
* فن تجوید و قراءات میں نئے محققین کو آپ کے اسلوب اور خدمات سے روشناس کرایا جائے۔
* آپ کی خدمات کو ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کرکے عالمی سطح پر عام کیا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Aḥsan al-Maqāl fī al-Qirā'āt al-Thalāth*. Lahore: Qur'āt Academy, 2001.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Ahamm Masā'il Qurbānī*. Lahore: Al-ʻĀṣim Books, 2020.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Iblāgh al-Nafaʻ fī al-Qirā'āt al-Sabaʻ*. Lahore: Qur'āt Academy, 2004.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Mutashābihāt al-Qur'ān (Mukhtaṣar)*. Lahore: Qur'āt Academy, 2002.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Mutashābihāt al-Qur'ān (Muṭawwal)*. Lahore: Qur'āt Academy, 2005.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Mutashābihāt al-Qur'ān maʻa Qur'ānī Maʻlūmāt*. Lahore: Qur'āt Academy, 2002.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Sharḥ Fawā'id Makkīya*. Lahore: Qur'āt Academy, n.d.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Sharḥ Ṭayyibat al-Nashr*. Lahore: Qur'āt Academy, n.d.
* Al-ʻĀṣim, Qārī Muḥammad Idrīs. *Tadrīb al-Muʻallimīn*. Lahore: Qur'āt Academy, 1995.
* Al-Jazarī, Muḥammad ibn Muḥammad Shams al-Dīn Abū al-Khayr. *Al-Durra ʻalā al-Shāṭibiyya*. Lahore: Idāra Islāmiyyāt, 1992.
* Thānawī, Iẓhār Aḥmad. *Takmīl Shajarat al-Asātidha*. n.p.: n.p., n.d.